# پیش گفتار

جامعات کے نظام میں تحقیقی سرگرمیاں بلاشبہ نمایاں ترین مقام رکھتی ہیں اور ان کے نتائج پر مبنی مقالاتِ علمیہ کی اشاعت بھی ضروری ہے۔ ہمیں بغور جائزہ لیتے رہنا ہے کہ اپنی جامعہ میں ان سرگرمیوں کے فروغ کے لیے کیا کچھ ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے، کیا کچھ اقدامات کیے جا چکے ہیں اور کیا کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں، اور یہ کہ ہم مزید کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ نکات غور طلب اور خود انتقادی کا عمل چاہتے ہیں تاکہ جامعہ کی تحقیقی سرگرمیوں کو مزید مؤثر اور بہتر و برتر بنایا جاسکے۔

جامعات کے اساتذہ کی انفرادی تحقیقی سرگرمیاں بیشتر ان کے اپنے ذوق و شوق سے تحریک پاتی ہیں۔ جن اساتذہ نے تحقیق کو اپنا لائف اسٹائل بنایا ہے وہ مشکل حالات میں بھی زیادہ تحقیقی کام کر جاتے ہیں۔ ایسے اساتذہ کو یاد رکھا جانا چاہیے، کہ ان کے ذکر سے ایک علمی و تحقیقی ماحول بنتا ہے۔ رسالۂ تحقیق نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں پر ایک تہنیتی گوشہ پیش کیا تھا، جن کی مطبوعہ تصانیف کی تعداد ستّر سے بھی زیادہ ہو گئی ہے، خدا سلامت باکرامت رکھے، اور اب جامعہ کے ایک اور کثیرالتصانیف استاذ، مرحوم قاضی احمد میاں اختر کا یادگاری گوشہ اس شمارے میں ترتیب دیا ہے۔ وہ بھی ایک روشن مثال ہیں۔ دیکھا چاہیے کہ آئندہ تیسرا گوشہ ہماری جامعہ کے کس کثیرالتصانیف مصنف، عالم اور محقق کی خدماتِ جلیلہ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے شامل اشاعت کیا جاتا ہے۔

اس نوعیت کے تہنیت ناموں اور یادگار ناموں کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ ان کی شکل میں ہماری جامعہ کی علمی تاریخ مرتب ہو رہی ہے۔ یہ کسی جامعہ کے کثیرالتصانیف علماء و فضلاء ہی تو ہیں جو اس کی علمی تاریخ بناتے ہیں۔

نذیر احمد مغل

(ڈاکٹر نذیر احمد مغل)
وائس چانسلر، سندھ یونیورسٹی